REGISTERED No. A 783



M. B. Khan Amroo Dagnuwa Lucknow

ایک فلسفی
یعنی

مرحوم مولوی کرامت حسین سابق جج ہائیکورٹ الہ آباد کے بہترین علمی تصنیفات اور نادر تصنیف ہے جنہوں نے اُردو زبان کو علمی زبان بنا دیا ہے۔ کہ ہر ایک بچہ کو پڑھانا چاہئے اور یہ آزادی [illegible] اگر ہو تو کم از کم اُردو کی قیمت بڑھ جائے۔

علم الاخلاق۔ مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی۔ اُردو یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی۔ مجلد قیمت ہر مصولڈاک [illegible]

افراد کا سچ [illegible] کے مطالعہ کی چیز ہے۔ اُردو [illegible] الدین اور الکوں [illegible] سائنس [illegible] اور مطالعہ۔ عربی فلسفہ منطق کا اُردو ترجمہ ہے۔ [illegible] تاجران کو کمیشن معقول دیا جائے گا۔

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

عجیب و غریب مدراس ملک کی سوغات

یہ ہری مرچی کالی مرچوں کا آچار ہے۔ کھانے میں [illegible] لذیذ اور مزہ ہے کہ ہر قوم شیر کی جانثار ہو جاتا ہے [illegible] کی بیماری میں ہلکہ [illegible] ہزاروں روپیہ کی دوا سے [illegible] روپیہ ناکارہ ہے۔ ہر کھانے کا لطف [illegible] آتا قبض رہ نہ پیٹ کا بیچارہ رہتا ہے۔ [illegible] غرضکہ معدہ کی تمام بیماریوں کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ یہی معدہ اور [illegible] مشکل ہے۔ ہندو برہمن وغیرہ سب قوم کے لوگ استعمال کر سکتے ہیں۔ مذہب کے برخلاف اسکے اندر کوئی چیز شامل نہیں ہے۔ ضرور آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے جلد آرڈر بھیجا جائے۔ چونکہ [illegible] کم ہے۔ اور یہ تحفہ کی چیز ہے۔ جلد ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ قیمت ایک [illegible] کا ایک روپیہ [illegible] محصول ڈاک [illegible] اس کارخانہ میں [illegible] اور [illegible] آچار بھی [illegible] [illegible]

[illegible] اچار فیکٹری۔ بنگلور بستی

بالکل مُفت
تعلیم یافتہ معزز پبلک
اشتہار

بخوبی واقف ہے کہ کارخانہ ہذا سے نئے سال کے شروع میں مختلف قسم کے نہایت دلچسپ مضامین والی کتابیں شائع ہو کر بالکل مُفت تقسیم ہوا کرتی ہیں ۔۔۔

جناب بھی ان کتابوں کو ایک کارڈ ڈال کر بالکل مُفت طلب فرما سکتے ہیں۔ دیر ہرگز نہ کریں۔ پتہ خط و کتابت کا یہ ہے۔

جنرل منیجر ال منڈیکل لال ڈاکٹر آنند کو جگادھری انبالہ

اخبار یا تخیل
بڑی تقطیع پر

یکم جنوری [illegible] سے مشہور ماہنامہ تخیل بطور جدید انتظام کے ساتھ [illegible] کی تقطیع پر نہایت آب و تاب سے اپنی شاندار روایات لیے ہوئے وقت پر شائع ہوا ہے قیمت روپیہ سالانہ فی پرچہ ۱

المشتہر

منیجر تخیل [illegible]

دینا ناتھ اینڈ کمپنی
کراچی میں پنجاب کی سب سے بڑی آرٹ کی دوکان

پنجاب کے معززین کو خوشخبری ہو کہ دکان کا کام نہایت دیانتداری اور ایمانداری سے کیا جائے گا۔

ایک دفعہ کام بھیجکر آزما دیکھیے! (منیجر)

AMBALA

جلد ۸ نمبر ۶

مضامین غیر

مورخہ ۸ فروری ۱۹۲۳ء

رباعیات

در خوفِ چرم شیر پوشاں تا کے

در حلقۂ این حلقہ بگوشاں تا کے خاموش درین شہر غموشاں تا کے
آئی ترک از تو غیر ترسے لرزد در خوف شیر چرم پوشاں تا کے

ہوشیار

در گفتۂ این بادہ فروشاں ہشیار زین نعرۂ نارظلم کوشاں ہشیار
چوں پنبہ درون سخت دسیہ بیروں نرم ہشیار از یں سیاہ گوشاں ہشیار

خطاب بہ وطن

عشقت دانی کہ چوں نشاندست مرا از حد بیروں زبوں نشاندست مرا
اے خاک وطن حالت نازک دارم حتی کہ بخاک خوں نشاندست مرا

این وا غم ز کارہائے اعمال

آں کیست بجیدم کند اعمال من ست آں کیست کہ صیدم کند اعمال من ست
این وا غم ز کارہائے اعمال آں کیست خیدم کند اعمال من ست

نشید غم

آں کیست کہ نشنود نشید غم من دارد چہ حساب وحد نشید غم من
از جاں تنگ آمدم پئے خالق دہر ہر سینہ ہمیں درد نشید غم من

حالت مضطر

دارم دلکے غمیں دلہی سینہ چاک آہم بہ رگی زند بسنگ افلاک
ما کے بہ تنہدہیں زبوں وحیراں باشم فریاد بہ درگاہ تو دارد غمناک

ندیم

لاسین کانفرنس

ہم نے بھی لاسن کو دیکھا بانشو تنگ و بیچیرن کو دیکھا
مجلس میں کرزن کو دیکھا چالاکی سے پُر فن کو دیکھا
بحث کیسپر چپشمن دیکھی کانفرنس میں الجھن دیکھی
کرزن کی وہ پیسلن دیکھی عصمت کی وہ انیٹھن دیکھی
کرزن کو دھمکاتے دیکھا ہاتھ میں ہیلاتے دیکھا
باتیں خوب بناتے دیکھا سر کا بھیجا کھاتے دیکھا
دیکھا قبرستان کا ماتم ہائے وہ دیدۂ کرزن پُر نم
ونٹ کے بوہ شرکی ضیغم دیکھو اب ترکوں کا دم خم
موصل کی وہ گشتی دیکھی ہاہم دھینگا مشتی دیکھی
کچھ بمبارڈ کی پستی دیکھی ترکوں کی وہ ہٹ پستی دیکھی
دیکھی وہ کرزن کی دھڑکن اور صدائے لیگ بیشکن
اسپر امریکہ کی ٹیکسن ترکوں کی چھیلن پہ چھیلن
تیل پہ سب کی رال ٹپکنا سب کا قدم روغن پہ پھسلنا
ان کا روغن تازہ وہ ملنا دیکھا وہ کرزن کا جلنا
اسپیچوں میں گرمی دیکھی یاروں کی ہٹ دھرمی دیکھی
کیا کیا کچھ بے شرمی دیکھی ترکوں کی وہ نرمی دیکھی
دیکھنا اور ابھی ہے باقی ملنے ہوتا ہے حد عراقی
بھاگ چلا مجلس کا ساقی خیر پڑھو اشعار فراقی

غیر رحمانی دربھنگوی

المستیات

رکھنا قدم زمیں پہ ستمگار دیکھ کر ڈھیلا نہیں ہے۔ہے یہ دل زار دیکھ کر
گلچیں ہے نا تو ان ہے باشیر مال ہے ہم سیر ہو گئے رخ دلدار دیکھ کر
عاشق کی قبر ہے کوئی فٹ بال نہیں ٹھوکر لگا ئیے گا خبر دار دیکھ کر
پہونچا جو بزم یار میں کرکے پولیس کا بھیس بھاگے ہیں ترک دُم مجھے اغیار دیکھ کر
بس نام ہی کے خان بہادر بنے ہیں آپ پتلوں خراب ہو گیا تلوار دیکھ کر
شاباش غیر کو کہ جگہ چھوڑتا نہیں شیطان بھاگتا ہے تری مار دیکھ کر
صیاد نوچنے لگا پھر میرے بال و پر فصل بہار میں مجھے بیدار دیکھ کر
ناصح کی دال دیکھیے آخر نیک پڑی معشوق نوجوان طرح دار دیکھ کر
آئینہ ہم نہیں ہیں کہ تکتے رہا کریں منہ اپنا پھیر لیتے ہیں اکیار دیکھ کر
اس عہد میں تو نام کو اخلاق کچھ نہیں روتے ہیں ہم تو حالت ابرار دیکھ کر
کیسے نہ نان پاؤ تو کر لگائی ہو پنچ پھر لے ہوئے تمہارے یہ رخسار دیکھ کر
منتا دیں یہ ہوتا ہے المستا کا ادب پگڑی اُتار لیتے ہیں میخوار دیکھ کر

ظریف زبردست المست شاہپوری

مضمونچہ

انجناب قدس سرہ اللہ العزیز ایک روز سوٹ بوٹ نکٹائی سے سج سجا کر بغلول دار ٹوپی درپہ سر جیب میں گھڑی ہاتھ میں چھڑی لئے کہ ایک بزرگ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ قبل کی تحریک کے بعد خراماں خراماں واپس آرہے تھے

آگے چند قدم چندہ مبیں ہندو بھائیوں کا مجمع بھی جاتا تھا۔ ایک ان میں سے ہانک لگاتا ہے مہاتما گاندھی کی جے۔

دوسرا۔ کی مہاتما مہاتما کرتے ہو۔ گاندھی جی سوراج سوراج بکتے بکتے اپنڈوں جیل گیلیں اور بیچارہ باگو جیل کا مہمان بکتے بکتے خود بھی جیل گئے اور ہزاروں کو جیلانے بھیجا نہ سوراج دکھلونہ ملا ہے۔ جیل کھنڈوال میں کو [illegible] پیزرت۔ ڈھیلا پھوڑتے۔ چکی پیستے دم نکلتا ہے۔ چابس رے مسلمانوں کو مار گرین۔ اور ہندو کہیں۔ مار خاباش رے مسلمانوں کو مار گرین۔ ہندو قوم [illegible] تلواروں کے کمو بیت چھیں گلن۔ بادست باہ۔ تلواروں کے خلافت چھین لیا [illegible]۔ پیک دہاں بھیروں نے ہانک لگائی جے مسلمانوں کی۔

حضرت پنچ! عوام کے خیالات کا یہ حال ہے۔ اور ہماری حکومت اپنے کرتوں و گفتار و رفتار سے اس منطق کو صحیح ثابت کرنے میں فیاضی سے کام لے رہی ہے جب مانگنے اور گڑگڑانے سے کام نہیں نکلتا تو ہتھیار ہی اٹھانا پڑتا ہے۔ یہ ہمیشہ ہی تشدد و خونخوار ہوتے ہیں جن کی معقول فہمائش ہو دی کی جائیں۔ مگر جنرل صاحب پرانی داستان دکھ کر خیالی تمت مسند رانے کے بیٹھے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اعتدال پسند بھی سچے ہونے لگیں۔ ملامت کا دوسٹ تو پاس ہو ہی گیا۔

[illegible]

مرحوم مفتی

مولانا فتح و حضرت خان علیہ الرحمۃ والغفران

صلۂ بہادری

تمغانی کی بہادری میں کسے کلام ہو سکتا ہے جنرل صاحب کا تمغہ بنانے وقت دینے کو نکلے میں جو کچھ لگا لیا وہ بہادری کی بدولت میں کیا شبہ ہے جس نے جنرل صاحب کا دست بلکہ نہیں تمغانی سے کچھ چھینا مقرر سرکاری کام کی انجام دہی میں تمغہ زخم بھی پہنچے علامت بہادری ہے اور اس بہادری کا خاطر خواہ انعام ملنا چاہیئے۔ جب طرح طرح کے آلات جنگ ایجاد ہو چکے ہیں۔ سیکڑوں میل کے فاصلے سے دشمن اپنا وار کرتے ہیں ہاتھ پاؤں ہلانے اور میدان کارزار میں دست بدست جوہر شجاعت دکھانے کا موقع نہیں مل سکتا تو ظاہر ہے کہ صرف زخم خوردگی جوہر شجاعت ہونی چاہیئے۔ بادل ناخواستہ سہی مگر ایک زخم مہیا کرو ورنہ کچھ نہیں تو دماغ کو ایک عینی شکل آئے اور اسپتال میں کچھ زخم سونگھا کر اسپیں بستر دیا جائے دفعتاً وارث وہی تمغۂ بہادری ہو جائے گا۔

سرحد کے لشکری سپاہیوں کو اکثر اس قسم کی بہادری دکھانی پڑتی ہے یورپ سے بھی کسی ظالم شخص نے گولی ماری ناک کی پھنگی اڑ گئی چلیے بہادروں کے جتھے میں نام درج نہیں تو ناک برادرو سپاہی ضرور بن بیٹھے۔

اگر بہادری کے یہی معنی ہیں تو ہندوستان میں ہر شخص بہادر ہے۔ عورتیں اپنی خوشی سے ناک کان چھدواتی ہیں مسلمان لڑکوں کا بچپن میں ختنہ کرایا جاتا ہے ہندو لڑکوں کو بھی کبھی ایسا اتفاق ضرور پڑتا ہے کہ قطرہ قطرہ لہو بہ جائے۔

یہ معلوم نہیں ہے کہ میدان جنگ میں اس طرح بہادری کا تمغہ حاصل کرنے والوں کے لیے حکومت ہند کس قسم کی مراعات کرتی ہے اور بہادری کا یہ حسن خدمت کا سونا کس کسوٹی پر کستی ہے لیکن شوقِ دشمن سے مگر اہل جاہ ہوتا ہے کہ جیسے کہ جنرل صاحب مگر مہربان ہوں تو تمغانی اور ہم سوا ہماری بھی بہادری کی پنشن کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ پنشن کا تمغہ بہادری کا ایک نامہ شائع ہوا کرے تاکہ صداقت کی صحت پر گمان بد کا موقع نہ ملے۔

عالم یکے از بہادران معذور

مولانا پنچ کی نوٹ بک

خدا جانے قادر مطلق کمال نے جزائر امریکہ کی پٹی پر ترقی و تہذیب کی ٹھوکروں سے عمر و جہد کہتیوں میں نقصان کا نکمہ ڈونگے ہمیشہ کے لیے ہستی دا کے اکھڑے پڑنے سے نجات حاصل کرتی ہے۔ کس دلیل پر کی۔ جس طرح ٹرانسل زندہ انسان ہر سال جلائے جاتے ہوں اور ہر ایک سیاہ فام پر تہ قبر بھی جائے کہ اس نے سفید مردوں کو بدنگاہی سے گھورا تھا وہاں انصاف کا نام لینا اس کی توہین کرنا ہے یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی شخص (طعن سے) گدھے کی بیدلے نے کسی دھار کو خوش آواز کہے۔ یہ سچ ہے کہ امریکہ اور آسٹریلیا کی نوآبادی نے دوسروں کے تسلط کو ہٹ اور یہ اولاد مار کے بٹھا دیا لیکن اغیار کے ساتھ یا قدیم باشندوں کے ساتھ انہوں نے ایسے ظلم اور شقاوت اور قصاوت سے کام لیا ہے کہ بے کار یہ سعادت کر دیا۔ جن سفاکوں نے اس طرح مال غیر پر تصرف حاصل کیا ہو انجام اب انکی توصیف میں ایک کلمہ بھی زبان سے نکالنے پر آمادہ نہیں۔ گود میں بیٹھے کے زاد میں کس شاید یورپ کی نامور قوم کا شعار رہا ہے۔ جب جنگ کا جہنم گرم تھا اس وقت امریکہ ایک بے ایمان آیا اور اس نے گیسوئی نہ ہونے دی۔ اپنے ڈھائی چاول گلائے۔ اور عالم گسترات میں مبتلا کر دیا۔ غرض کیسے کیسے گھسان کی جڑ کی جیو جی ہے

اکالیوں کی برداشت کا راز

صرف

[illegible]

وش پر پوش گرری سے جو شخص کی ہر طرف برستی ہے ایک شخص بیچ بچاؤ کرنا چاہتا ہے وہ اپنے شوہر کو لڑائی روکنے کے کام میں لایا ۔ سوائی اور کی گئی جو لوگ زخمی نہ تھے حضرت ان کے گرد ایک حلقہ کھینچ دیا اور اپنے گھر چلتا ہوا ۔ زخمی پڑے سسک رہے ہیں مظلوم فریاد کر رہے ہیں ۔ وہ شمیں مرتی ہیں ۔ اور وہ کانوں میں تیل ڈالے بیٹھا ہے ۔ تو کیا اس نے اس عالم کی بھلائی میں کوئی حصہ لیا ؟ جس ملک کے بڑے افراد اور اعیان کی یہ حالت ہو اس کی طرف سے حسن ظن رکھنے کا کوئی نتیجہ نہیں ۔

وزین کانفرنس ہی میں امریکن نیابت قومی نے جو عجیب و غریب کرشمے دکھائے وہی ہمارے دعوے کا اچھا خاصا ثبوت ہیں ۔

حضرت سے پوچھا گیا کہ آپ کون ہیں ؟ فرمایا کہ جی بندہ نہ خاں میں ہے نہ خان کے اونٹوں میں ہے حضرت تماشائی ہے ۔ اس سوال کی آڑ میں جو ٹیڑھیاں لڑیں گی ان کا تماشا دیکھے گا اور اپنے گھر کا راستہ لے گا ۔ اول تو تماشائی کی ضرورت ہی کیا تھی جہاں ملکی معاملات طے ہو رہے ہوں وہاں تماشائیوں کی دلچسپی کا سامان کرنا اگرچہ عجیب ہے مگر لارڈ کرزن کے ناخنوں پر ایسے سیکڑوں فقرے لکھے ہیں ۔ اچھا صاحب تشریف لے آئیے ۔ آپ آئے مگر خالی خولی تماشائی نہ رہے بلکہ فقرے بھی تراشے بھی قبل التعداد آوازی کی ہانکتا ہیں انگلستان کو کمزور کرنے کا ذکر ابھی رہ گیا اور معاملات متنازعہ میں تکمیل کوئی مسئلہ ایسا ہو گا جیسی حضرت نے برطانیہ کی جان میں ہاں ملائی ہو اور ترکوں کو دھمکیاں نہ دی ہوں ۔ اگر آپ ایسے ہی غریب نواز بہادر ہیں اور غریب نوازی آپ کی گھٹی میں پڑی ہے تو براہ نوازش یہ تو بتا دیجئے کہ ہوتے آپ نے ابتک آزاد فرمائے ؟ کبھی ہندوستان کی طرف بھی نگاہ لطف سے دیکھا تھا ؟ یا وہ تیرے گھمنڈ میرے فولنگ کا استعمال صرف یورپین سیمی غربا کی حمایت ہی ہے جو مسئلے سے علاوہ برطانیہ کی سی قوت غریب اور کمزور جس کے آپ کے ہونٹ جب کھلتے ہیں تو اسی کی حمایت میں ۔

مقصد تو یہ تھا کہ دس نے جو کچھ بیہودگی اور حماقت کی تھی یا بالفاظ دیگر جنگ کے کھیت میں دو بدستی لڑکی پڑا بنا تھا اور کیا اسکی ڈالی ہوئی خوابیں کو ہر وقت سوچا تا ۔ مگر یہ کس کی کبری سلکوں ڈرانگاہ ۔

"کم شنیدن"

ہمارے ایک محقق مضمون نویس صاحب فرماتے ہیں :

"لفظ کمیشن ماخوذ است از "کم شنیدن" و آن گروہ ایست کہ حکومت ہند برائے کم شنیدن آواز رعیت بہر حال مہیا داشتہ می باشد ۔ ہر گاہ تعیین کمیشنے واقع شود باید دانست کہ حیلہ کم شنیدن بوقوع پیوست ۔"

یہ تو سچی بات ۔ ہم نے اپنی عمر میں صدہا کمیشنوں کا تقرر دیکھا ۔ مگر نتیجہ وہی "ڈھاک کے تین پات" سوائے تضیع اوقات چرب زبانی اور زر خوانی کے حاصل کے نام ؟ الا الذی نہ اوقلذی ؟ چنانچہ نسلی امتیازات کے متعلق کمیشن کی رپورٹ آجکل قلم فرسائی اہل رائے کے واسطے ایک خاص مشغلہ بنی ہوئی ہے ۔ ان لوگوں کی حماقت میں کیا شبہ ہے جو حاکم سے درخواست کریں کہ اپنی ذات کو محکوم کے برابر سمجھے ۔ یا روزنہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچیں گی ۔

مساوات ! کس میں ؟ سفید و سیاہ میں ۔ بالکل خلاف فطرت بات ہے ۔ بعض جرائد کا قول ہے کہ اگر یورپین اقوام کی پاسداری ملحوظ ہے تو اتنا خیال رہے کہ کالے ہندوستانیوں کے ساتھ بے انصافی نہ ہونے پائے ۔ معاملہ حد سے بڑھنے نہ پائے ۔ یہ احمق جو یہ اتنی تمیز بھی نہیں رکھتا کہ پاسداری بیضے جنبہ اور انصاف میں باپ مارے کا بیر ہے ۔ جنبہ کا رخ ہوا اور انصاف عدل پر آیا ۔ تنگی کمزور ثابت ہوئی ۔ گلی صاحب ٹھنڈے عدم آباد روانہ ۔

اب آپ لاکھ سر پٹکئے تو کیا ہوتا ہے ؏

بیٹا کر دکھیر کو کا ٹا گل گیا

ایک بخیل کی عادت تھی کہ جب وہ کسی سائل کو محروم کرنا ہوتا تو داڑھی پر ہاتھ پھیرتا اور کہتا کہ بھائی تیری قسمت میں کچھ نہیں ہے میں کیا کروں میرا قاعدہ ہے کہ جتنے بال ہیں میری ڈاڑھی میں اتنے روپیہ میں سائل کو دیتا ہوں ۔ سائل تھا ذرا دل کڑا کہنے لگا کہ میاں قسمت کا حال تو جب کھلے جب آپ کی داڑھی ہو اور میرا ہاتھ ۔ گورے جج کا فیصلہ گورے ملزم یا مجرم کے حق میں کالے سپتنیٹ کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا ڈاڑھی کا ایک بال بھی اکھڑنا محال ہے ۔ جب فریقین ہندوستانی ہوتے ہیں اور جج اپنی حماقت سے اصل مجرم کو چھوڑ دیتا ہے تو سنا ہے کہ حکومت فیصلہ پر نظر ثانی کی درخواست کر سکتی ہے ۔ لیکن کبھی یہ نہیں سنا گیا کہ حکومت نے بری ہو جانے کے بعد کسی گورے مجرم کے خلاف فیصلہ حاکم پر نظر ثانی کرنے میں اصرار کیا ہو ۔

کونسل چیمبر میں "بل" ہی "بل" نظر آتے ہیں ہر ایک "بل" سے جب گورڈن کی دھانٹ نکالی جاتی ہے تو اس "بل" کا مالک ڈنڈا پیلتا میدان میں آتا ہے اور اپنے "بل" کی ثنا و صفت میں زمین آسمان کے قلابے ملاتا ہے چنانچہ اس بل کے رنگروٹ جب سر ملکم ہیلی نے گورڈن کی ڈانٹ نکالی تو لگے لن ترانیاں کرنے "واہ واہ رے "بل" لوگو اس "بل" کو تاریخی بل کہو جیسی سفید و سیاہ چوہے آشتی و صلح مصالحت و مناسبت سے رہ سکیں گے تاریخ کی کتابوں میں لکھا جائے گا کہ وہ لڑنے والے چوہوں کا فیصلہ اس "قانونی بل" نے کیونکر دفعتہً چکا دیا واہ واہ رے بل ۔ ہا ہا ہا رے بل ۔ کچھ نہ پوچھو میرے بل کی ۔ ہمیں بھی دیکھنا ہے کہ یہ "بل" کس قسم کی مساوات دنیا میں پیش کرتا ہے ۔ اور وہ کون جواں مرد گورے چمڑے کا حاکم ہے جو کسی سفید قاتل کو سیاہ مقتول کے عوض پھانسی کا حکم دیتا ہے ۔ خدا بچائے کہ آزار کم شنیدن نہ ہاند ۔ اگر وہ چار نظیریں بھی اس "بل" نے پیش کر دیں تو ہم سمجھیں گے کہ انصاف کا نام دنیا سے اٹھ نہیں گیا اور سر ملکم ہیلی کی ہماری بھی یادداشت کچھ معنی رکھتی ہے ۔

چوٹ گئی؟

کاہے کی۔ تمنائے آرزو کی؟

جی ہیں!

آہ پھر کا ہے کی؟۔

بزم صلح اوہی بزم جسکے میر مجلس بالقابہٖ حضرت کرزن تھے لوزان صلحنامہ سودہ کی ہر دو نشست نے ثابت کر دیا ہے تھے کہ یہ بیل منڈھے نہیں چڑھ سکتی۔ اہل غرض کی صلح و جنگ ہمیشہ غرض کے حصول پر محمول ہوتی ہے بھلا آپ کی خواہش تھی کہ اسی سلسلہ میں مصر عراق موصل اور دیگر قدیم مقبوضات ترکیہ کا مرحلہ طے کرتے چلو تصفیہ ہونے لگا رہنے دو۔ رنگ میں بھنگ۔ کربلا میں غلغلہ۔ مسٹر روس خاں بہادر مسٹر چیش کل پر کو دے اعدائیوں کو دو کہ لال بجھکڑ کا ہرن جس نے پاؤں میں چکی باندھی تھی بھلا ایسے مقابل کیا کود سکتا تھا۔ فرانس کے اغراض جو ہمارے جان بل سے وابستہ تھے وہ بھی پورے ہوتے نظر نہ آئے تو اس نے بھی رستی تڑائی اور جست لگا کے کہا۔ تو چل میں آتا ہوں۔ تو ار مبدا چیرت ما چہل۔

مسیحی یورپین طاقتوں کی ہمیشہ یہ ترکیب رہتی ہے کہ جہاں کسی بات پر حاصل ہو چکا پھر اسکو سوچا ہڑپ کر جانے کے در پے ہوتی ہیں۔ ترکوں کے سلسلہ مقدمہ میں خرابیاں تھیں۔ ان خرابیوں کے سبب سے شائع ہونے پر بھی ان کو شکست یافتہ فریق کی جگہ ملتی تھی اب وہ خرابیاں رفع ہو چکی ہیں سوچا ہڑپ کر لینا آسان نہ تھا لہذا چشم ابروی برق تیغ جنگجو لڑکی گرفتار تیز خدائی دو شنام و ہی کے مناعقہ خوشامد کے جاسے لا جانوں کے چھینٹے چلتی چپڑی باتوں کی بوچھار۔ سرد مہری بے التفاتی کے ہوا گرد سے شفقتانہ نصیحت عیارانہ خیر خواہی کے دیے الزام بیجا کی جھڑی سے کام نہ نکلا۔ سوکھے ساون ہرے بھادوں ایک ہی گھاٹ اترے ہے

شکل بجلی ہے گرجتے ہیں جو بادل کم برستے ہیں

قدرت کے عجب کھیل دیکھو

چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا

اب آنر چار کو نا چار ہونا ہے

دل ہی نہ رہا امید کیسی۔

کسی نے کہا ہے۔ ہنگام و جنگ سے بڑا مسٹر بلی ہی کی ریشہ دوانی بدنصیبی کی مکتوں پر دریں تمادی ہو گیا ہندوستان تو ہو یا ہے اب لعنت شکنی کی امید باقی ہے دیکھئے ترکوں اور مسلمانوں کے معاملہ کی صورت کیا ہوتی ہے جو اثنا جیسا سود کرے۔ مارا مار گئیں تیرا وہ اس خاص مریدوں اور حلقہ بگوشوں کا تماشا قائم تھا گمر وہ بھی دولتی بار کر بچھڑ رہے پڑی ہے اگر برطانیہ سے یونان نے مدد دہی کی خواہش کی اور یہ فرمائش ایسی حالت میں کی کہ برطانیہ خود اندرونی عذاب میں مبتلا ہو گئی تو وہی جواب سننا ہوگا جو۔ امان امان بیاہ کرو۔ کہنے والی نے سنا تھا بعض جرائد کا خیال ہے کہ جو کرد ہی ہے کی وزارت بھی عنقریب طلاق کی خواستگار ہوگی۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ مدت کے دن پیشگی پورے کر ڈالو۔ لیڈی برطانیہ نے بھی دھوپ میں بال سفید کیے ہیں۔ بھلا ایسی پیر فرتانہ بدنام کو جس نے ہندوستان کو اپنے زمانہ میں برباد کر دیا ایسے اہم امور سپرد کرنے کے کیا معنے تھے؟۔ ہمارے نزدیک یہ کام مسٹر لائیڈ جارج کے سپرد ہونا چاہیے تھا جو یقیناً بہ نسبت کرزن کے زمانہ شناس ہے۔

ایک صاحب کا مقولہ ہے کہ کرزن فارسی لفظ ہے جسکے معنی ہیں بڑا گردن کش۔ اور زن کے معنی ہیں عورت۔ پس جہاں گٹنے اور گٹنے کی ضرورت ہو بیٹھے کرزن کا فرنس" وہاں ایک بہری عورت کا بیٹھا دانشمندی سے بعید تھا۔ آخر وہی ہوا کانفرنس جسکی ابتدا میں کان سے اس عجیب و غریب ہستی سے سنبھل نہ سکی۔ کہا بہت کچھ اور سنا کچھ بھی نہیں۔ اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ صم بکم عمی فہم لا یعقلون۔

ایک مریض کو کسی خطرہ جان طبیب جاگزیدہ کا جلاب دے دیا۔ اے میرے بھائی۔ اب اجازت واشد۔ چلنے لگی منطلی آخیر کر سے میں محسوس ہیں بعض دوا خوری سے بنمی اور نمی رفتار سے متوسط حد تک تجاوز کر گئی منہ لائی تین سو دست بر دست آگئے

مریض:۔ اور سو ام نکلا۔

طبیب:۔ دم نہیں مادہ کہو۔

مریض:۔ ہائے تشنج ہوتا ہے۔

طبیب:۔ نہیں بھائی دوا سے بیماری میں رفتار کمال ہو رہی ہے۔

مریض:۔ ہائے ہائے۔

طبیب:۔ خوش باش۔ خوش باش۔

الغرض طبیب صاحب مریض کے ورثا کو بہلاتے رہے ہچکی آئی اور بیمار صاحب کی روح مادہ کے ساتھ جدا ہو گئی۔ لیکن جسکو فطرت نے باتیں بنانے اور بہلانے پھسلانے کا مادہ عنایت کیا ہو وہ بھلا کاہے کو چپ رہنے لگا تھا۔ فوراً طبیب صاحب نے فرمایا۔ دیکھا آپ نے ایسا خبیث مادہ کیجیے! اگر یہ مادہ اس مریض کے پیٹ میں دو چار روز اور رہ جاتا تو کیا ہوتا۔ بڑی خیریت ہوئی کہ میں نے جلاب دے دیا۔

پنچ:۔ ہمارے لارڈ ریڈنگ بھی اس طبیب کے مطب میں شاید کچھ دنوں بیٹھے ہیں آپ نے نواب رامپور کے خوان نعمت پر ہاتھ صاف کیا اور کلام لبید الطعام کی رسم سکھنے کے اس طرح ہندو مسلمانوں کھلکھلا کے بنس تو دو۔ لوزین کانفرنس کا جلاب کارگر ہوا مادہ نکل رہا ہے۔ امید ہے کہ تنقیہ کامل ہو جائے گا۔ لارڈ کرزن پوچھتے ہوئے طبیب ہیں۔ کیسی قدر مریض کو افاقہ ہو گیا ہے اور کسی قدر مادہ باقی ہے۔

کانفرنس بیچاری چل بسی مادہ پیٹ میں بھرا رہا اب غالباً وزٹ صاحب فرمائیں گے۔ دیکھا کیا خبیث مادہ تھا۔ جبھی واہ حکیم کرزن تمہاری بھی کیا بات ہے۔ اگر چند روز اور کانفرنس کا خاتمہ نہ ہوتا تو خدا جانے کیا قیامت برپا ہوتی۔ سچ ہے پلاؤ کی تعبیر بھی عجیب شے ہے۔

معذرت

دردو نحال بدستور ہے۔ لہذا اگر پرچہ دیر میں شائع ہو یا دلچسپی میں کچھ کمی رہی تو یہاں ڈائریکٹ معذرت کیا معنے کہ یہاں تو کھانے پینے کا لطف ہی نہیں پیٹ بھر لیے تو ورد کی سوجھتی ہے۔ والسلام۔



"پوپلے جان بُل اور موصل (موصل) نئے چوکے کی ضرورت"

"وہاں کھاتے کیوں نہیں ؟"
"منہ پوپلا ہے اور لقمہ سخت !"
"تو بتیسا لگالو"

بھیپو

بسلسلہ نمبر ۵ مورخہ ۲ فروری ۱۹۳۳ء

ایک آدھ بوٹی کاٹنے کے ذکر میں بھی اللہ بھر دم سے پیٹ کے تالاب میں کود گئی چھینٹیں اڑیں اور بیر کی چادر پر گل بوٹے بنا گئیں۔ اگر وہ چھینٹے والوں پر پڑتیں تو غضب ہی ہو جاتا۔ گندیری یا بالائی لپیٹی اور کھائی۔ بالائی کی پرت میں چٹنی ملائی اور چاٹی۔ دس بھری کو بیس بھری بالائی میں تقسیم کر دیا اور منہ میں رکھا۔ سرکے میں امرود کو غوطہ دیا۔ بھونا نوالہ کھایا۔ ایک اچار ضرور ہے اس قسم کی فرو گزاشتیں اگر سرزد بھی ہوتی ہیں تو چھپ جاتی ہیں۔ بالائی لپٹی ہوئی گندیری کا چھلکا اگر بڑا ہوتا تو نگلنے میں زحمت ہوتی صرف گلے میں خراش ہوئی باقی خیر گزشت۔

کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ مجھ سے شکم سیر ہونے کے متعلق کوئی گفتگو کرے اتنا کہہ سکتا ہوں کہ بار بار گھر کے نعمت خانہ کی کھڑکی کے بل ملاقات کی خواہش ظاہر کرتا تھا۔ کاش دو دانے بھنے ہوئے آرہی مل جاتے تو کسی قدر پانی پینے کا سہارا ہوتا۔ دفعۃً کھڑ بڑ کھڑ بڑ کی آواز آئی اور مچھ اٹھ کھڑا ہوا میں بھی چار ہاتھ نگاہ کی جھاڑو سے زمین صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔ میں نے اپنا بازو بڑھا دیا اور اس لیے بڑھا دیا کہ بل اس کا سہارا لے بشرطیکہ وہ اور دھرتی کرسے کے درمیان ایک پل تھا حال میں کسی قدر اندھیرا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ اگر مسٹر بیبر سیر تھا تو کچھ مضائقہ نہیں نجف اب تیری لب لیے وسیب رخسار اور بھی نقل کروانہ میں تو تھا ہی چھپ دبائی بل ہوا۔ بازو کمر کے گرد حلقے کیے اور دوچار سے بوسے لیا۔

بوسہ خوردہ عورت نے کہا۔

"اوہ رے گھونسے لگے۔ دیکھیے کہ تو بالکل تم پیلا بیلا ہو رہا ہے اور پیٹ میں یہ گن بھرے ہیں۔ مطلب کی بات نہیں ہوتے؟"

بائیں۔ یہ کون تھی۔ ہرے غضب مسٹر جونس! ہول ملاقات۔ یہ ان سے کس نے کہا تھا کہ میں تعریف فرما ہوں۔ بیبل کہا چلدی، دوریں تک اور آیا گری کا وعدہ تھا۔ مسز جونس آنکھوں ہی آنکھوں میں مجھے کھائے جاتی تھیں۔ مسکراہٹ چہرے پر تھی اور میں قارون کی طرح دولت شرم کی گٹھری سر پہ رکھے زمین میں دھنسا جاتا تھا۔

بار ہا ایسے اتفاقات ہوئے ہیں کہ دھوکے ہی دھوکے میں۔ پیچ کھا بیان بڑھی ہیں اور عاشق معشوق میں چشم چپنا ہو گئی ہے۔ ایک ہندوستانی رئیس اپنے باورچی خانہ کی چوکری پر لٹو تھے۔ بی بی نوذی میں رہتی تھیں مگر بات برات چوری چھپے تیلی کی بوچھن مل ہی جاتی تھی ایک شب کو نواب پیشاب کے بہانے اٹھے اور باورچی خانہ کی کوٹھری میں جا گھسے اندھیرے میں لونڈی کا گھونگھٹا خود بیگم نے لیا تھا جس کا گھسنا بنے ہوئے جب اپنی بیگم کے سامنے پہنچے تو انھوں نے پوچھا "کہاں تھے؟"

نواب۔ "ذرا استنجا کرنے گیا تھا"

بیگم۔ "اور یہ گھونگھٹا کہاں پایا؟"

اب جو نواب صاحب غور فرماتے ہیں تو واہ! بھانڈا پھوٹ گیا دل میں بہت پچھتائے۔

اگر مسز جونس کا واقعہ اسی طرح "بل" کے کانوں تک پہنچ گیا تو ہائے میرے اللہ کیا ہوگا مجھے تو کتنی چیڑی باتیں بھی نہیں آتیں کیونکر روغن قازمل کے اس گھڑی نازنین کو رضامند کروں گا۔ میں نے نیچی نگاہوں کے خفیہ جاسوس کمرے بھر میں دوڑائے کہ بل کہاں ہے۔ وہ ایک وکیل کے بازو پر سہارا لیے ٹھمک ٹھمک چال چلی جا رہی تھی۔ وہ باتوں میں محو تھی۔ مگر خدا غارت کرے مسز جونس کو۔ اس کی زبان ہے کہ کترنی۔ برابر جامۂ شرم و حیا کی قطع برید کیے جاتی ہے۔ سر اور داد منہ اور سے بالکل غلط! بڑا جھوٹا! جو کوئی تم کو بھیبو کہتا ہے وہ بیوقوف ہے۔ ارے تم بچے تو تم ہو ٹھیک! اس زور سے پیار کیا ہے کہ تمھارا گال نیلا نیلا ہو گیا۔ مرد سے اپنے حواس میں آدمی جلیل ہے۔ ان مجھ ہوتی سے ملتی تھا۔ "الوداع" ہم سے سلامتی سے جو وہاں بہت زیادہ ہے۔ اوہ سے کمرہ تو دو ہاتھوں کے ایک اور ہاتھ ہوتا یہ تمام نہ ہاتھی باتیں سنانے میں میرے پاؤں رکھ کے بیٹھ گیا۔ اور ایک گوشہ میں کھڑا ہو رہا۔ رکھ دیکھا ہوں کہ ایک اجنبی نوجوان بغلوں میں ہاتھ دیے سرنیچے کھڑا ہے۔ خدا کا شکر کیا کہ مدتوں میں ایک ہم خیال غریب جوان نظر آیا۔ اگر اس کی رفاقت کی جائے تو بہت مناسب ہے۔ میں نے اس سے کہا۔ "آؤ ذرا باہر چلیں یہاں عورتوں کے نخروں سے جی اکتا گیا ہے"

میں نے دیکھا کہ وہ کوئی جواب نہیں دیتا بحث غصہ آیا۔ "اجی کیا تمھارے دشمن بہرے ہیں؟"

اتنے میں پیچھے سے ایک آواز آئی۔

"آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے"

دوسری جانب سے صدا آئی ۔

آؤ آئینہ خانہ میں تم کو
سو دکھا دیں تمھاری صورت کے

تیسرے شخص نے گنگنایا ۔

سامنے آئینہ ہے ہاتھ میں یوسف کی شبیہ
مجھ سے فرماتے ہیں کیوں کیسا جمال اچھا ہے

چوتھے نے تان لی ۔

دوہائی ٹھان لی خود اپنی ہی صورت پہ بندر نے
بنا کر آئینہ دیکھا تو عالم سکندر نے

ایک ۔ "ایک بندر منہ میں روٹی لیے دریا پار جا رہا تھا پانی میں روٹی کا عکس دیکھ کر اسے لینے کو منہ کھولا۔ روٹی کا ٹکڑا پانی میں گر پڑا۔ تب بندر بولا ہائے ہائے لالچ بری بلا ہے"

دوسرا۔ "ایک شیر نے خرگوش پکڑا۔ خرگوش نے شیر کو دھمکایا کہ میں ایک دوسرے شیر کی خوراک ہوں جو سامنے کنوئیں میں رہتا ہے شیر کو تیا آیا کنوئیں کے منڈیر پر جا کے دیکھا تو بیشک شیر موجود ہے لپک کے اپنے عکس پر جھپٹ پڑا"

تیسرا۔ "ارے تم بھی عجب شخص ہو جانے دیجے شخص سے جھگڑے پر آمادہ ہو جاتے ہو کہیں ایسا دھوکہ مت کھانا"

بزرگ کے اس مستقل طرز تحریر سے مجھے طیش آ گیا

اور میں نے مستفسرانہ نگاہ سے اُسے دیکھا تو فرمایا۔ ہاں دیکھئے کیا یہ حضرت جن سے تم گفتگو کرنا چاہتے ہو تمہارے لیے بالکل اجنبی ہیں مگر ان کا نام اور صورت بالکل تمہارا ہی سا ہے۔ اس لیے میں تم دونوں کی تقریب الملاقات کا فرض ادا کیے دیتا ہوں۔ اے حضرت مسخر علوم آپ سے ہاتھ ملائیے۔ یہ ہمارے قصبہ کے مشہور و معروف خریطے زوجہ مسخر خاں ہیں خدا کا شکر کیجئے کہ انھوں نے خیال آپ سے از خود گفتگو کرنا چاہا ورنہ اس قصبہ کے اکثر معزز حضرات [illegible] اس حسرت میں رہ گئے کہ یہ میرے دوست مسخر فقط ایک نگاہ التفات سے بے تکلفی کا ثبوت دیں۔ لے ہاتھ ادھر لائیے اور میرے دوست کی خواہش پوری کیجئے۔ واللہ [illegible] اور [illegible] چاہیے تم [illegible] لطف صحبت دو بالا کر دو گے

بڑھنا معقول نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا میری آنکھوں سے [illegible] چہرے سے [illegible] اب جو دیکھتا ہوں [illegible] آئینہ لگا ہے اور میں اپنے عکس سے [illegible] کی خواہش کر رہا ہوں۔ لاحول ولا قوۃ [illegible] بڑی [illegible] کی لڑکی جیسی اگر [illegible] سے [illegible] دھوکا کھا کے آئینہ اور عکس کی [illegible] سامنے شرما کے [illegible] اور [illegible] کی بجلی [illegible]

الفاظ ناظرین [illegible] ایسی جگہ اب [illegible] تھا یا تیلوں کی [illegible] ہوئے [illegible] کسی شخص [illegible] حال کی [illegible]

[illegible]

اور میں اوندھے منہ زمین پر آ رہا۔ اوندھے یہ کیا ہوا؟ توبہ توبہ [illegible] میں نکل گیا تھا؟ [illegible] کی [illegible] کا عکس تھا! اسے [illegible] چوٹ آئی [illegible] ہوتے ہیں۔ [illegible] کی راہ میں [illegible] آئی۔ ایسی [illegible] ہے [illegible] کا عکس [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

[illegible]

شکر ہے کہ میں تنہا تھا کوئی [illegible] ہوا چوٹ کا یا [illegible] پاؤں [illegible] ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چوتھا باب

دنیا میں [illegible] کوئی [illegible] انسان حقوق کا [illegible] کسی کا حق [illegible] کسی کے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] اس [illegible] میں [illegible] پیدا ہوتے ہیں [illegible] اور [illegible] اگر [illegible] کے جانور [illegible] میرا بھی [illegible] آئینہ میں اپنی صورت کو [illegible] یہ سب [illegible] کی پیدا کی ہوئی ہے [illegible] خدا [illegible] آئینہ [illegible] ہے [illegible] آئینہ [illegible] میں آئی [illegible] اس [illegible] اور [illegible] خیال کیجئے کہ میرے [illegible] کی خواہش کی [illegible] کہ [illegible] کے تھا [illegible]

شاید ہے اگر وہ [illegible] ہو جائے اور [illegible] ان لوگوں کا یہ خیال صحیح ہو [illegible] ذوق رکھتا ہوں۔ اور [illegible] کی واقفیت کیوں [illegible]

[illegible] ایک شہری [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کی خواہش رکھتا ہوں [illegible] جب سے [illegible] آمد [illegible] نظر آتی ہے۔

تمام [illegible] وقت بے وقت [illegible] [illegible] مرحوم کی خوبی [illegible] جیسے [illegible] کیا تو [illegible] ہے [illegible] اس [illegible] کی [illegible] جب [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] اللہ حافظ ہے۔ [illegible] جیسے [illegible] معقول [illegible]

"یا قسمت یا نصیب یا بخت"

دن کو احباب سے فرصت نہیں ملتی۔ لہٰذا شب [illegible] ہے اور میں ہوں۔ شمع [illegible] ہوتی ہے۔ ایک ایک شعر کو ایک ایک لفظ کو [illegible] جب [illegible] ہوں تو واللہ دل [illegible] کا مزا [illegible] اس نظم کو [illegible] کسی [illegible] آہ [illegible] دل کی [illegible]

—— (باقی آئندہ) ——

مشہورِ عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

حلوا [illegible]

اتھرصاحب [illegible] ست ۔ اعضاء رئیسہ [illegible] میں بےنظیر ادعیہ [illegible] علیم پیدا کرتا ہے۔ جس کی تعریف حدِ توصیف سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول او پر کے شعر میں نظم کیا گیا ہے اگر آپ مقتدر کے مہوش [illegible] دوا ہے تریاقی مسک ہے مقوی ہے [illegible] رقت کے مرض کو دور کرتی ہے۔
قیمت فی بکس ۲۰ خوراک [illegible]

المجرب عنبری آتشہ خاص الخاص

یہ دوا نہایت محنت و جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے وہ خاص نسخہ ہے جس کی سارے ہندوستان میں شہرت ہے چنانچہ [illegible] والیان ملک کے لیے تیار ہوتا تھا۔ اب دواخانہ نے خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس کو بھی نفع پہونچے نہایت قیمتی اور نادر ادویات سے مثل مشک و عنبر [illegible] میووں کے مقدروں سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ [illegible] رنگ رخسار کو سرخ و سفید کرنے والی کمزوری کو دور کرنے والا [illegible] [illegible] قوت مردی کو بڑھانے والا اور [illegible] رقت سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے فی بوتل [illegible] تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس [illegible] مفت

طلائے مسیحی

[illegible] کی تعریف میں بےنظیر ہے [illegible] [illegible] [illegible] عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے ۔ مایوس کی امید کو بر لاتا ہے اور معمولی [illegible] میں تو وہ [illegible] دکھاتا ہے اور [illegible] طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔
فی شیشی [illegible]

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جس کا مثل و نظیر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت فی بکس ۲۰ خوراک [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے	منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

[illegible]
المشتہر منیجر دفتر [illegible] حکمت [illegible]

شرائط اشتہار

[illegible]
[illegible] اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سد ہا سندھو

بلا و بان کی دوا

کف ۔ کھانسی ہیضہ ۔ درد ۔ شول [illegible] بالکوں کے ہرے پیلے دست ۔ [illegible] کی ایک خوشبودار اور خوش ذائقہ دوا جو صرف پانی میں ملا کر پینے ہی سے ایک خوراک میں [illegible] قیمت فی شیشی [illegible] ایک سے دو شیشی تک [illegible]
بال سدھا [illegible] [illegible] ۱۲ [illegible]
دو روپیہ گیسری یعنی داد کی دوا ۔ [illegible] تکلیف کے دور کرنے [illegible] قیمت فی شیشی [illegible] ایک سے [illegible] شیشی تک [illegible] پورا حال جاننے کے لیے بڑی فہرست منگائیے ۔ سب جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔
کمیشن [illegible]

ملنے کا پتہ
سکھ سنچارک کمپنی متھرا

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] کالم کے سرکاری اشتہار [illegible] فی اشاعت ۔
منیجر

[illegible] مطبع [illegible] وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں باہتمام حکیم ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر طبع ہو کر شائع ہوا